45643- حجر اسود کے بارہ میں سوالات

سوال

یں نے حجر اسود کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا، میں کچھ احادیث اور روایات کی صحت کے بارہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان پر عمل ہوسکتا ہے یا کہ یہ روایات موضوع ہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ذیل میں میں وہ مقالہ ذکر کرتا ہوں ؟ : "آپ تصدیق کریں یا نہ کریں"
جی ہاں، روئے زمین پر صرف ایک ایسا پتھر ہے جو پانی کے اوپر آجاتا ہے اور نیچے تہ میں نہیں رہتا، وہ پتھر حجر اسود ہے جو مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف کے جنوب مشرقی کنارے میں موجود ہے۔
جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :
کہا جاتا ہے کہ جب المطیع للہ نے ابو طاھر قرمطی سے حجر اسود خریدا تو عبداللہ بن عکیم المحدث آئے اور کہنے لگے :
ہمارے اس پتھر میں ہماری دو نشانیاں ہیں : یہ پانی کے اوپر رہتا ہے اور تہ میں نہیں بیٹھتا، اور آگ سے گرم نہیں ہوتا، تو ایک پتھر کو خوشبو سے لت پت اور ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا گیا تا کہ یہ مغالطہ ڈالا جاسکے یہ ہی وہ پتھر ہے، لھذا جب اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا، اور جب اسے آگ میں رکھا گیا تو وہ پھٹنے کے قریب ہوگیا۔ پھر ایک اور پتھر لایا گیا تو اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیا تھا جو پہلے پتھر سے کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو پہلے پتھر کے ساتھ ہوا تھا، پھر حجر اسود لایا گیا اور اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ اوپر تیرنے لگا، اور آگ میں رکھا گیا تو گرم نہ ہوا۔
تو عبداللہ کہنے لگے ہمارا پتھر یہ ہے، تو اس وقت ابو طاھر قرمطی نے بہت تعجب کیا اور وہ کہنے لگا تمہیں یہ دلائل کہاں سے ملے ؟ تو عبداللہ کہنے لگے :
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ زمین میں حجر اسود اللہ تعالی کا دایاں ہے، روز قیامت آئے گا تو اس کی ایک زبان ہوگی جس نے بھی اسے حق یا باطل کے ساتھ چوما اس کی گواہی دے گا، پانی نہیں ڈوبتا اور نہ ہی آگ سے گرم ہوتا ہے۔۔۔"
اور حجر اسود وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں ہے اور یہیں سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے، یہ اصل میں جنت کے یاقوتوں میں سے ہے، اس کا رنگ مقام (ابراھیم) کی طرح سفید شفاف تھا، اور یہ آنسو بہانے اور دعا کے قبول ہونے کی جگہ ہے، اسے چھونا اور اس کا بوسہ لینا مسنون ہے، اور زمین میں یہ اللہ تعالی کا دایاں ہاتھ ہے یعنی اللہ تعالی ساتھ توبہ کا عھد کرتے ہوئے مصافحہ کا مقام ہے، جس نے بھی اسے چھویا روز قیامت اس کی گواہی دے گا، اور جو اس کے برابر ہوتا ہے وہ رحمن کے ہاتھ سے معاھدہ کر رہا ہے، اور اسے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، یہ انبیاء، صالحین، اور حجاج اور عمرہ اور زیارت کرنے والوں کے لبوں کے ملنے کی جگہ ہے، فسبحان اللہ العظیم۔

پسندیدہ جواب

اول :

حجر اسود : وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں باہر کی جانب منصوب ہے اور اس کے ارد گرد چاندی سے گھیرا ہوا ہے، اور طواف کے ابتدا کرنے کی جگہ ہے اور یہ پتھر زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند ہے۔

اور سوال میں جو مقالہ ذکر کیا گیا ہے اس میں کچھ تو حق ہے اور اس کے صحیح دلائل ملتے ہیں، اور کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ملتی۔

ہم نے سوال نمبر (1902) کے جواب میں حجر اسود کے بارہ میں سنت صحیحہ میں وارد شدہ اکثر دلائل ذکر کیے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ :

اللہ تعالی نے حجر اسود جنت سے اتارا تو یہ دودھ سے بھی سفید تھا اور اولاد آدم کی خطاؤں اور گناہوں نے اسے سیاہ کردیا ہے ، اور روز قیامت حجر اسود آئے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے بھی اسے حق کے ساتھ استلام کیا اس کی گواہی دے گا ، اور اسے چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے چاہے وہ طواف حج کا ہو یا عمرہ کا یا نفلی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجر اسود کا بوسہ لیا تھا اور ان کی اتباع میں امت محمدیہ بھی اس کا بوسہ لیتی ہے ، اگر بوسہ نہ لیا جاسکے تو اسے ہاتھ یا کسی چیز سے چھو کر اسے چوما جائے ، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور اللہ اکبر کہے ، اور حجر اسود کو چھونے سے غلطیاں ختم ہوتی ہیں

دوم :

اور قرامطیوں کا حجر اسود چوری کرنا اور اسے ایک لمبی مدت تک اپنے پاس رکھنا صحیح ہے اور تاریخی طور پر اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی 278 ھجری کے واقعات میں لکھتے ہیں :

اور اس برس میں قرامطی حرکت میں آئے ، اور یہ فرقہ ملاحدہ اور زندیقوں میں سے ہے اور فرس میں سے فلسفیوں کا پیروکار ہے جو زردشت اور مزدک کی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں ، اور یہ دونوں حرام اشیاء کو مباح قرار دیتے تھے ۔

پھر وہ ہر باطل کی طرف بلانے والے کے پیروکار ہیں ، اور ان میں اکثر رافضیوں کی جانب سے اس طرف آتے ہیں اور وہی باطل میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ لوگوں میں یہی لوگ سب سے کم عقل ہیں اور انہیں اسماعیلی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسماعیل الاعرج بن جعفر الصادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں ۔

اور انہیں قرامطہ کہا جاتا ہے : کہا جاتا ہے کہ قرمط بن اشعث البقار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے قرامطہ کہا جاتا ہے ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا قائد اپنے پیروکاروں کو سب سے پہلے جس چیز کا حکم دیتا تھا وہ یہ تھا کہ وہ ایک دن اور رات میں پچاس نمازیں ادا کرے اور اس میں اس کا مقصد یہ تھا انہیں مشغول رکھے اور خود چالیں چلتا رہے ۔ ۔ ۔

مقصد یہ ہے کہ یہ فرقہ اور گروہ اس سال حرکت میں آیا ، اور پھر ان کا معاملہ بڑھتا ہی چلا گیا اور حالات بھی ان کے موافق ہو گئے – جیسا کہ ہم بیان بھی کریں گے – حتی کہ حالات ان کے موافق ہو گئے اور یہ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجاج کرام کو مسجد کے اندر کعبہ کے ارد گرد قتل کیا اور حجر اسود کو توڑا اور اکھاڑ کے 317 ھجری میں اپنے ساتھ اپنے ملک لے گئے ، اور یہ پتھر 339 ھجری تک ان کے پاس ہی رہا اور بیت اللہ میں اپنی جگہ سے بائیس برس تک غائب رہا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

دیکھیں : البدایۃ والنھایۃ (11/72-73) ۔

سوم :

اور جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجر اسود آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ، ہم اسے ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی جانب رخ کیا اور اپنے ہونٹ مبارک حجر اسود پر رکھے اور بہت دیر تک روتے رہے ، پھر وہ پیچھے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ رو رہے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اے عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) یہاں پر آنسو بہائے جاتے ہیں) دیکھیں ابن ماجہ حدیث نمبر (2945) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل میں اسے بہت ہی زیادہ ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ دیکھیں : ارواء الغلیل حدیث نمبر (1111) ۔

اوردوسری حدیث : زمین میں حجر اسود اللہ تعالی کا دایاں ہاتھ ہے " کے بارہ میں جواب یہ ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے العلل المتناھیۃ میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۔

دیکھیں : العلل المتناھیۃ لابن الجوزی (575/2) اور تلخیص العلل للذھبی صفحہ نمبر (191) ۔

اورابن العربی کہتے ہیں :

یہ حدیث باطل ہے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے جو ثابت ہی نہیں ہوتی ، تو اس بنا پر اس کے معنی میں غوروخوض کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (397/6) ۔

اورآپ نے حجر اسود کے بارہ میں جو یہ وصف ذکر کیا ہے کہ یہ آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث وارد ہے لیکن وہ صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان بھی ہوچکا ہے ۔

چہارم :

اورمقالہ میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجر اسود پانی پر تیرتا ہے اورآگ سے گرم نہیں ہوتا ، اوردعا قبول ہوتی ہے ، یہ بھی ایسی اشیاء میں شامل ہے جس کا سنت نبویہ میں ثبوت نہیں ملتا اوراس کی کوئی اصل نہیں ۔

واللہ اعلم.